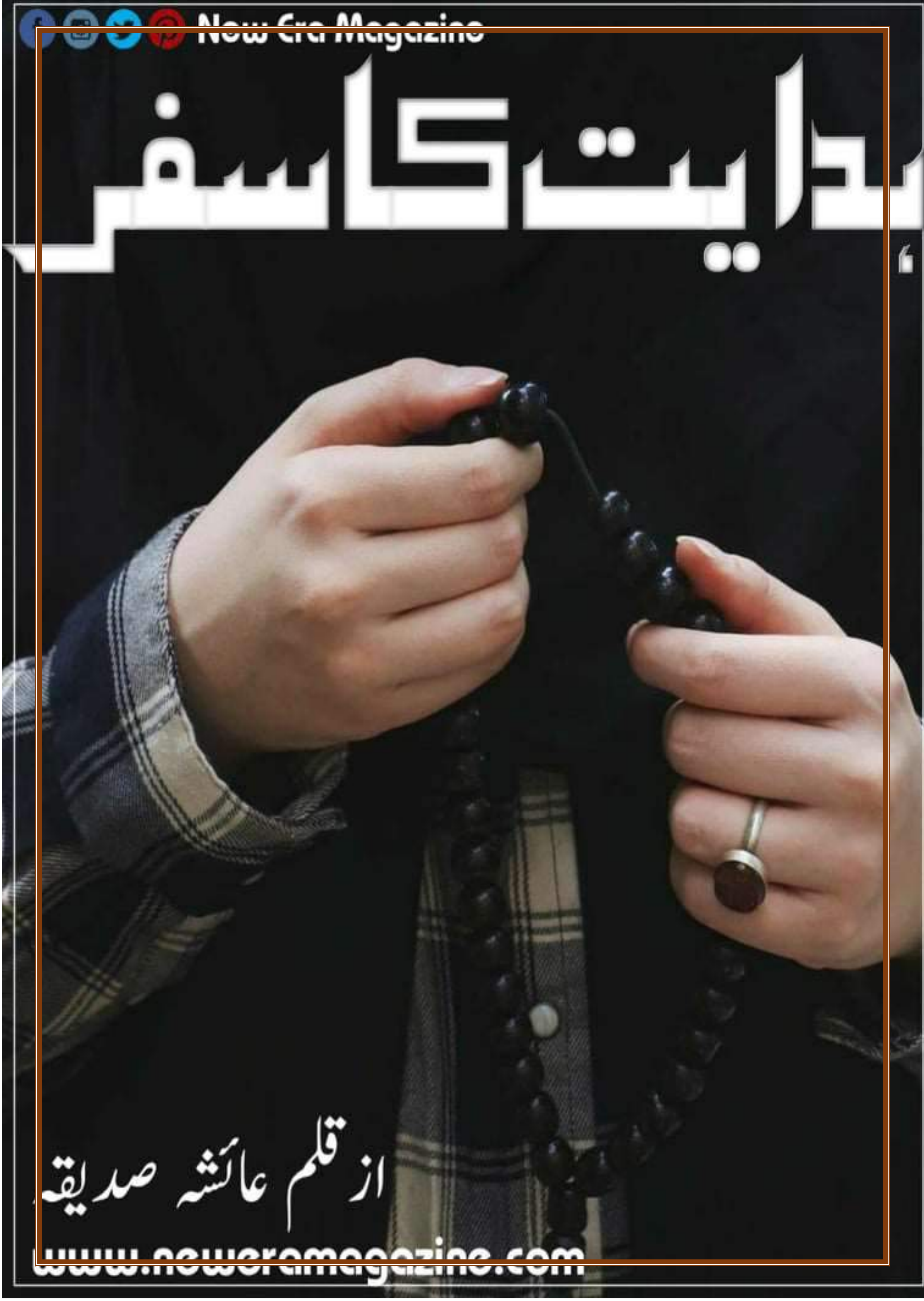
New Era Magazine
ہدایت کا سفر
از قلم عائشہ صدیقہ
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(جاری ناول)

ہدایت کا سفر

از عائشہ صدیقہ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

ناصر صاحب ہاسپٹل کی لمبی راہداری سے گزرتے ہوئے ایک کمرے کے سامنے آرکے تھے-راہدری کی بائیں جانب دیوار کے ساتھ نصب بینچ پر بیٹھے کچھ لوگ اپنے پیاروں کی عیادت کو آئے تھے-

کمرے کی دائیں جانب نمبر پلیٹ دیکھتے ہوئے انہوں نے ٹھنڈی آہ بھری اور بایاں ہاتھ آگے بڑھا کر دروازے کا ناب گھمایا، جس سے دروازہ کھلتا چلا گیا-

کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا تھا-دروازے کے بالکل سامنے کی کھڑکی پر ہلکے سنہری پردے گرے تھے-وہ آگے کو بڑھے اور ایک ہاتھ سے ان کو سائڈ پر باندھا جہاں سے سورج کی روشنی چھن سے اندر آئی تھی-وہاں سے ہاسپٹل کا لان اپنے سرسبز پودوں کے ساتھ آنکھوں کو لبھا رہا تھا-

کمرے کے بالکل درمیان حاشر بے سدھ پڑا تھا-انہوں نے اس کے ماتھے سے بال ہٹا کر بوسہ دیا اور اس کی بائیں جانب پھولوں کا گلدستہ رکھ کر بیٹھ گئے-بیڈ کی دائیں جانب

بیٹھی مسز انجم تسبیح کرنے میں مشغول تھیں-جب سے ان کو اپنے لختِ جگر کی حالت کا پتہ چلا تھا انہوں نے رو رو کر اپنا برا حال کر لیا تھا اور وہ حاشر کے پاس سے ہلنے کا نام نہیں لے رہیں تھیں-

پریشانی کی وجہ سے کھانا پینا بھی چھوڑ رکھا تھا-ان کی اس حالت کی وجہ سے ناصر صاحب بھی پریشان تھے اور وہ ان کی حالت کو مد نظر رکھتے کچھ کھانے کو لینے کے لئے باہر کو نکل گئے-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناصر صاحب کے جاتے ہی نرس کمرے میں روٹین چیک اپ کے لئے داخل ہوئی-

وہ بے سدھ بیڈ پر لیٹا آہستہ آہستہ اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہا تھا-کچھ دیر کی جدوجہد کے بعد اس نے اپنی آنکھیں مکمل کھول دیں اور کمرے کا جائزہ لینے لگا-اس کو اپنے بالکل سامنے ایک پینٹنگ نظر آئی-

اس پر آیت کے ساتھ گلوب بنا تھا، جس کا رنگ گلوب کے اندر بنے رنگوں کی طرح تھا-اس آیت کا مطلب اس کی سمجھ سے باہر تھا-

وہ اس جگہ کو پہچاننے کی کوشش کر رہا تھا-

مسز انجم نے جب دیکھا تو وہ لپک کر آگے بڑھیں، ان کی آنکھوں سے آنسو نکلنے کو بے تاب تھے-انہوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا-

نرس اس کی کھلی آنکھیں دیکھ کر ڈاکٹر کو بلانے کے لئے بڑھی-

ڈاکٹر نے آتے ہی حاشر کا چیک اپ کیا اور ہنستے ہوئے بولے "ہاں جی بیٹا جی آپ نے ناصر کو بہت تنگ کیا ہے"-

"ہم کب تک لے جا سکتے ہیں"، مسز انجم نے بے چینی سے ڈاکٹر احمد سے پوچھا-

"اب یہ بہتر ہے اس کی رپورٹس بھی ٹھیک ہیں-آپ اس کو لے کر جا سکتے ہیں-ان کو آرام کے ساتھ ساتھ خوراک کی بھی اشد ضرورت ہے"-یہ کہتے ہوئے وہ وہاں سے چلے گئے-

ادھر ناصر صاحب نے رضا کو کال کر کے بلا لیا تھا-پورے جسم کا وزن ٹانگ پر پڑنے سے اس سے چلنا مشکل تھا-اسی لیے رضا اور ناصر صاحب اس کو وہیل چیئر پر لے کر گھر آئے-اپنے بھائی کی خیریت ملتے ہی رضا نے اپنی پھوپھو اور تائی امی کو بھی بتا دیا تھا-

حاشر کو کمرے میں چھوڑ کر مسز انجم آرام کا کہہ کر خود کچن میں چلی گئیں-

وہ آنکھیں موند کر بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگائے ٹانگیں لمبی کیے بیٹھا تھا-

دس منٹ بعد کسی خیال سے وہ چونک گیا-اس نے سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل نکالا اور زرناب کو سوالیہ نشان کا میسج کر دیا-

دوسری جانب سے فوراً ہی، "آپ کہاں تھے؟" کا جواب موصول ہوا-

ہاسپیٹل تھا-

کیا مطلب، ہاسپیٹل کیوں؟؟....وہاں کیا تھا؟؟

کھیلتے ہوئے چوٹ لگ گئی تھی-

کوئی دو منٹ بعد اس کو کال موصول ہوئی جو اس نے بلا تاخیر اٹھالی-

دوسری جانب سے بڑی مشکل سے سلامتی بھیجی گئی-

اس نے بھی جواباً وعلیکم السلام کہا-

"چاند کیا ہوا ہے،"نہایت روندھی ہوئی آواز کے ساتھ اس نے کہا شاید وہ خود کو رونے سے روکنے کی کوشش میں تھی-

زرنی کے سوال کے جواب میں اس نے میدان کا سارا منظر بیان کر دیا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روتے ہوئے خفگی سے ڈانٹنے کے انداز میں وہ بولی،"دھیان پتہ نہیں کہاں ہوتا ہے، کھیلتے ہوئے دیکھ تو لیتے اگر اللہ نہ کرے زیادہ چوٹ آجاتی تو...؟"اس نے بات ادھوری چھوڑ دی یا شاید وہ کوئی اور بات کہنا نہیں چاہتی تھی-

"قسمت میں یہ چوٹ لکھی تھی"،اس نے بے فکری سے جواب دیا-,"خیر اب طبعیت کیسی ہے؟ زیادہ درد تو نہیں....؟"اس نے نیا سوال کیا-

"بہتر ہی ہوں لیکن اگر آپ ایسے روتی رہیں پھر آپ کی فکر میں طبیعت خراب ہونے کا خطرہ ہے۔"اس نے ہلکے پھلکے انداز میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے اب نہیں روتی، آپ نے اپنا دھیان رکھنا ہے، میڈیسن ٹائم سے لینی ہے اور ریسٹ کرنا ہے۔"نصیحتوں کی بوچھاڑ تھی جو زرناب کی طرف سے کی آئی تھی۔

ٹھیک ہے.... ٹھیک ہے..... جناب، بس آپ نے اب دوبارہ رونا نہیں ہے۔

اوکے، اب آپ ریسٹ کریں اپنا خیال رکھنا، اللہ حافظ۔

"ٹیک کیئر، اللہ حافظ"، بات ختم کرکے اس نے کال کاٹ دی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی موبائل اس کے ہاتھ میں ہی تھا کہ ادھر سے ناصر صاحب کمرے میں داخل ہوئے۔"ہاں جی برخوردار کیسے ہو اب؟؟"انہوں نے اسکی طبعیت کا پوچھا۔

"سر میں درد ہو رہا ہے ویسے ٹھیک ہوں"اس کے لہجے میں تھکن تھی۔

"اس کی جان چھوڑو گے تو ہی نا"،ناصر صاحب نے غصے سے اس کے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی طرف اشارہ کیا۔

"ادھر دو اس کو اور جب تک تم ٹھیک نہیں ہو جاتے یہ نہیں ملنا، اب آرام سے سو جاؤ"

ناصر صاحب نے اس کا موبائل لیا اور چلے گے۔

ادھر حاشر کو زرنی کی فکر لگ گئی تھی، کل اس کا رزلٹ بھی تھا اور موبائل سے وہ ہاتھ دھو بیٹھا تھا۔

~~~~~~

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیکنڈ ائیر کا رزلٹ آچکا تھا۔اس کے نمبر کم تھے۔اس بات پر اس نے رو رو کر برا حال کر لیا تھا۔

لاؤنج کے صوفے پر دائیں جانب محسن صاحب کے گلے لگے وہ بیٹھی تھی۔مسز محسن اس کے بائیں جانب بیٹھی تھیں۔لاؤنج کی بائیں جانب لکڑی کا فریم ورک تھا اور بالکل سامنے کھڑکی ایسے بنی تھی جیسے وہ پوری دیوار پر ہی بنا دی گئی ہو۔
~~~~~~

"زرنی بچے اب چپ کر جاؤ"، محسن صاحب اس کے سر پر ہاتھ رکھے اسے اپنے ساتھ لگائے مسلسل چپ کروانے کی ناکام کوشش کر رہے تھے-

"بابا جانی کیا ہوتا اگر میں فرسٹ ائیر میں بھی پڑھ لیتی، ایٹ لیسٹ اب پرسنٹ اتیج اچھی بن جاتی، اب میرا ایڈمیشن کہیں نہیں ہو گا"-وہ مسلسل روئے جا رہی تھی-اس کو پچھلے سال نہ پڑھنے کا ملال تھا-

"کیوں نہیں ہو گا، میری بیٹی اپنے بھائی کے ساتھ لاہور جائے گی، اب رونا بند کرو میں علی سے ایڈمیشن کے متعلق تفصیلات پوچھتا ہوں"، یہ کہتے ہوئے محسن صاحب لاؤنج سے لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر چلے گئے-

زرناب وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آئی اور لپک کر موبائل اٹھایا، وہاں اس کی دوستوں اور کچھ کلاس فیلوز کے ٹیکسٹ آئے ہوئے تھے بس ایک اسی کا نہیں تھا، جس کے ٹیکسٹ کا وہ مسلسل انتظار کر رہی تھی-رات کو وہ یہ سوچ کر ریلیکس ہو گئی تھی کہ

وہ دوا کھا کر سو گیا ہو گا۔

محض اپنا دل بہلانے کی خاطر اس نے اپنے موبائل سے ہڈن(hidden)فولڈر کھولا، جہاں اس نے حاشر کی تمام تصاویر رکھی ہوئی تھیں۔اب وہ ایک کے بعد ایک تصویر دیکھنے لگی تھی کہ اچانک ہی ایک تصویر پر اس کی نظر ٹھہر گئی۔سفید کرتا شلوار میں ملبوس ہلکی مونچھوں اور شفاف رنگت کے ساتھ وہ بہت ہی وجیہہ لگ رہا تھا۔اس کی گہری بھوری آنکھیں زرناب کو بہت پسند تھیں۔اس نے بالوں کو پیچھے کی طرف کر کے جیل لگا کر سیٹ کر رکھا تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر بالوں کو لگایا گویا ان کو محسوس کرنا چاہ رہی ہو اور اپنی طرف سے اس کو خراب کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

زرناب کو اس کے سلیقے سے بنے ہوئے بالوں کو خراب کرنے کا بہت جنون تھا، وہ جب بھی شرارت کرنے کے موڈ میں ہوتی، کہتی میرا دل کر رہا ہے آپ کے بال

خراب کر دوں- میں نہیں کر سکتی لہٰذا آپ خود ہی کر لیں-

وہ زرناب کے اس انداز پر بہت ہنستا تھا لیکن اس کی بات مان کر وہ اپنے بال خراب بھی کر دیتا تھا اور وہ بچوں کی طرح خوش ہو جاتی تھی-

کہاں ہو یار؟ نا جانے اب طبعیت کیسی ہو گی؟ پتہ نہیں کہاں گم ہو جاتے ہو، آج میرا رزلٹ بھی آ گیا اور آپ نے پوچھا بھی نہیں، وہ سب جانتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی تھی-
آپ کو پتہ ہے نا آپ کے بغیر مجھے رہنے کی عادت نہیں ہے-وہ پاگلوں کی طرح موبائل کو دیکھے بولے جا رہے تھی-

جب تک آپ سے بات نہ کر لوں مجھے نیند تک نہیں آتی، پوری رات میں نے سوتے جاگتے گزاری ہے- ہر چھوٹی، بڑی خوشی آپ سے شئیر کر کے سکون ملتا ہے- آپ کے کندھے کی عادت سی ہو گئی ہے جس پر سر رکھ کر ہر غم اور ہر خوشی منائی ہے، اب آپ خود بیمار پڑے ہو- کس کے کندھے پر سر رکھ کر اپنی پریشانی کا اظہار کروں- وہ اس کی

تصویر سے ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے وہ مجسم اس کے سامنے بیٹھا ہو۔

آپ مجھے رونے بھی نہیں دیتے، لیکن آپ کی حالت سن کر میرے آنسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے۔

یااللہ اس کو سلامت رکھنا اور جلدی سے اس کو ٹھیک کر دے آمین۔ زرناب کو ابھی بھی اپنے رزلٹ سے زیادہ اس کی فکر تھی اور اسی فکر میں وہ ہلکان ہو چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صنوبر کے خیالات کسی حد تک درست نظر آرہے تھے، زرنی کی عادت اور اس کا نشہ، محبت میں تبدیل ہو رہا تھا اور جب نشے کے ساتھ محبت بھی ہو تب انسان کی زندگی بہت ہی مشکل ہو جاتی ہے۔

محبت اگر ساتھ مانگتی ہے تو نشہ ہر وقت اسی کی طلب کرتا ہے۔ انسان کے نشہ کی طلب بہت ہی جان لیوا ہوتی ہے۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ کون ان سب باتوں کا زرناب محسن کو احساس دلاتا ہے۔

~~~~~~

~~~~~~~~

اپنی امی کی گود میں سر رکھ کر لیٹے وہ بہت ہی خاموش اور اداس سی لگ رہی تھی۔ وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر کر اس کو ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہی تھیں لیکن ناجانے کون سی سوچیں تھی جو زرناب محسن کا پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہی تھیں اور یہ بات اس کی اپنی سمجھ سے بھی باہر تھی۔

کچھ دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور وہاں سے محسن صاحب فون کان کو لگائے داخل ہوئے۔ "ایک منٹ رکو میں بات کرواتا ہوں"، وہ کسی کو کہہ رہے تھے۔

انہوں نے آنکھوں کے اشارے سے زرناب کے متعلق استفسار کیا اور فون بھی انہی کو دے دیا۔

دوسری جانب سے سلام کیا گیا۔

وعلیکم السلام کیسی ہیں؟ امی نے کہا۔

"زرناب سے میری بات کرواؤ"، دوسری طرف سے کہا گیا-

"لو بیٹا"، اس کی امی نے چہرے سے بال ہٹا کر موبائل اس کی جانب بڑھا دیا-

"زرنی بہت مبارک ہو، تم پاس ہو گئی"، پھوپھو نے مسکراتے ہوئے اس کو مبارکباد دی-وہ سامنے نہیں تھیں لیکن ان کی آواز سے مسکراہٹ کا اندازہ ہو رہا تھا-

"کہاں...، پھوپھو اتنا بھی اچھا رزلٹ نہیں جتنی آپ خوش ہو رہی ہیں"، زرنی نے خفا ہوتے ہوئے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زرناب محسن تم بہت ناشکری ہو، اتنا بھی برا نہیں ہے جتنا تم نے واویلا مچا رکھا ہے-شکر مناؤ ان لوگوں کو دیکھو جو بیچارے اتنی محنت کر کے بھی ایف ایس سی کلئیر نہیں کر پاتے"، یہ شایان تھا جس کے لہجے سے ہی خفگی جھلک رہی تھی-

"تمہارا رزلٹ اچھا رہا ہے نا اسی لیے ایسی بات کر رہے ہو" زرناب نے تیز لہجے میں اس کو جواب دیا-

"ویسے زرنی تمہاری اس دوست کے نمبر کتنے ہیں، کہیں تم سے زیادہ تو نہیں آ گئے"، شایان کا انداز چڑانے والا تھا لیکن مقصد صنوبر کا رزلٹ جاننا تھا۔

اس کا رزلٹ مجھ سے اچھا ہے۔

"اوہ فور وناسی لیے ڈالا ہوا ہے کہ اس کے نمبر تم سے زیادہ ہیں"، شایان نے اس کو پھر سے تنگ کیا۔

"بس کر دو الٹی باتیں"، فون کے سپیکر سے مسز صدیقی کی ڈانٹنے والی آواز آئی۔

"مجھے اپنی دوست کے لیے بہت خوشی ہے بلاوجہ کی قیاس آرائیاں مت کرو"، زرناب نے زرا تیز لہجے میں کہا۔ رزلٹ کی وجہ سے اس کا رویہ چڑچڑا سا ہو گیا تھا۔

"میں کہتا ہوں کسی پاگل خانے میں اسسٹنٹ کے لئے اپلائی کر دو، ان کو تمہارے جیسے لوگوں کی بہت ضرورت ہے،" ابھی وہ کچھ اور کہتا کہ زرناب نے بددل ہو کر کال بند کی اور اپنے کمرے کو چل دی۔

پیچھے سے محسن صاحب اور کبریٰ محسن اس کی پشت دیکھتے رہ گئے۔

کمرے میں داخل ہو کر اس نے اپنا موبائل دیکھا، وہاں کوئی میسج نہ پا کر اس کی اداسی میں اضافہ ہو گیا تھا- سائڈ ٹیبل پر اس کو رکھ کر اداسی سے وہ واش روم کی طرف بڑھی اور وضو کرنے لگی-

ابھی وضو کر کے جائے نماز اٹھایا ہی تھا کہ اس کے موبائل پر بیپ ہوئی- خاص ٹیون کی آواز سن کر اس

نے جائے نماز بیڈ پر پھینکنے والے انداز میں رکھا اور لپک کر موبائل اٹھایا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے وہ خاص ٹیون اپنی مصروفیات میں لگائی تھی تا کہ اس کو فوراً پتہ چل سکے-

میسنجر پر "آپ کا رزلٹ کیسا رہا'؟ کا میسج جگمگا رہا تھا-

میسج دیکھ کر اس نے بھی سوالوں کی بوچھاڑ کر دی "رزلٹ چھوڑیں، پہلے بتائیں طبیعت کیسی ہے؟ آپ کہاں تھے؟"

سوالات پڑھ کر اس نے ساری بات اس کے گوش گزار کر دی-

چلو جی اب آپ کی طبیعت کیسے پتہ چلے گی خیر یہ بتائیں میسنجر پر میسج کیوں کیا؟؟

رضا سے تھوڑی دیر کیلئے بڑی مشکل سے اس کا موبائل لیا ہے-

"رزلٹ بس اچھا ہی رہا" ٹائپ کر کے اور آگے روتا ہوا "ایموجی"، سینڈ کر دیا-

"اچھا بس اب رونے نہ لگ جانا، جو ہونا تھا ہو گیا آگے کا سوچو"، حاشر نے اپنے خاص انداز میں اس کو سمجھایا-

"ایڈمیشن کا کہاں کا ارادہ ہے؟" اس نے زرناب سے اس کے ایڈمیشن کے متعلق سوال کیا-

بھائی نے اپنے ساتھ ہی اپلائی کر دیا ہے آپ بس دعا کرنا، چاند-

آپ پریشان نہ ہوں، اس نے اس کو تسلی دینے کی کوشش کی-

"کیسے پریشان نہ ہوں، خود بیمار پڑے ہو- رہی سہی کسر رزلٹ نے پوری کر دی"، میسج کے انداز سے اس کا روٹھا پن ظاہر تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ بس روؤنا پلیز میں ٹھیک ہوں"، حاشر نے اپنی جانب سے اس کی فکر دور کرنے کی ادنٰی کوشش کی-

اچھا میں پھر بات کرتا ہوں اگر پاپا نے دیکھ لیا تو اچھی خاصی ڈانٹ پڑ جانی ہے-

"ٹھیک ہے آپ نے ریسٹ کرنا ہے، میڈیسن لینی ہے اور ٹائم پر سونا ہے"، اس نے اوپر تلے نصیحتیں کیں-

اوکے، آپ بس رونا مت، ٹیک کیئر، اللہ حافظ-

ٹیک کیئر اللہ حافظ-

اس سے بات کر کے زرناب نے دوبارہ جائے نماز اٹھایا-دوپٹے کو اچھی طرح سے سر پر لیا اور اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو گئی-

نماز ادا کر کے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور آنسو خود ہی اس کی آنکھوں سے رواں

ہو گئے-

یا اللہ فلحال مجھے اس کی صحت یابی کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہیے-اللہ جی پلیز اس کو جلدی سے ٹھیک

کر دے-سلامتی والی زندگی دے-دعا مانگ کر اس نے جائے نماز تہہ لگایا-

آگے بڑھ کر کمرے کی ادھ کھلی ونڈو مکمل کھول کر لائٹ بند کر دی اور بیڈ پر آ کر سونے کے لئے لیٹ گئی-

لیٹے ہوئے بھی وہ چھت کو تکتے ہوئے مسلسل اس کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کروٹیں بدل بدل کر وہ تھک چکی تھی لیکن نیند آنے کا نام نہیں لے رہی تھی-

صنوبر ٹھیک تو نہیں کہتی " کہیں سچ میں مجھے اس سے محبت ہو گئی ہے ؟؟؟ اتنی زیادہ فکر اور ٹینشن ایسے ہی نہیں ہوتی "-ہنوز لیٹتے ہوئے اس نے خود سے سوال کیا-اس بات پر حاشر کا مسکراتا عکس ذہن کے پردے پر لہرایا،بے خودی کے عالم میں اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی-

"اوہو کیا فضول سوچ رہی ہو زرنی، بس عادت ہی ہے یہ صنوا یویں ہی میرا دماغ خراب کرتی ہے"، اس نے اپنی ہی سوچ پر جھرجھری لی اور خود کو ہی ڈانٹا۔ یہی سب سوچتے ہوئے وہ کب نیند کی وادیوں میں اتر گئی، اسے بھی پتہ نہیں چلا۔

ابھی سوئے ہوئے کو دو گھنٹے ہی ہوئے کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اونو میں سو گئی، چاند انتظار کر رہا ہو گا، یہ سوچ آتے ہی اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سائڈ ٹیبل سے اپنا موبائل اٹھایا لیکن وہاں میسج نا پا کر گویا وہ اداس ہو گئی۔ اس نے ایک سوالیہ نشان کا میسج چھوڑ دیا۔

کچھ دیر گزرنے کے بعد اس کو یاد آیا کہ جس کو اس نے میسج کیا ہے اس کا موبائل اس کے پاس ہی نہیں ہے۔

یا اللہ اب میں کیا کروں؟ جب کچھ سمجھ نا آئی تو اس نے اس کی پرانی تصویریں نکال لیں اور دیکھنے لگ گئی-

ریڈ کلر کی شرٹ کے ساتھ بلیک جینز پہنے، آنکھوں پر سن گلاسز لگائے وہ سٹینڈنگ پوز میں کھڑا تھا-اس کے پیچھے درختوں کا ایک جھنڈ نظر آ رہا تھا- یہ اس کی مری کی تصویر تھی جب وہ کالج ٹرپ کے ساتھ گیا تھا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چاند، سمجھ نہیں آ رہی میں کیا کروں؟ نیند نہیں آ رہی نا جانے آپ کو کیسے آ گئی؟"
ہنوز تصویر کو دیکھتے ہوئے تصور میں وہ اس سے کلام کر رہی تھی اور سوال بھی کر رہی تھی-لوگ کہتے ہیں مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے، پتہ نہیں ہوئی بھی ہے یا نہیں- بھلا ایسے تھوڑی نہ محبت ہو جاتی ہے-

خیر دیکھو نا اب مجھے نیند بھی نہیں آ رہی، خود سکون سے سو رہے ہو-اس کی خراب طبعیت کے باوجود بھی اس کے لب سے شکوہ پھسل گیا-

وہ لگاتار ایسے ہی نادانوں کی طرح ناجانے کتنی دیر دنیا و مافیہا سے بے خبر اپنے تصور میں لگی رہی۔

جب اس کو لگا کہ سب باتیں ہو گئیں تب اس نے موبائل رکھ دیا اور حیرت انگیز طور پر اس کو سکون کی نیند بھی آگئی۔

زرناب محسن کو ابھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس انسان کی غیر موجودگی میں اب اس کو ایسے ہی تصور میں باتیں کر کے سونا پڑے گا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

~~~~~~

"اب آپ ٹھیک ہو"، نیند میں اس نے کہا اور ہڑبڑاہٹ میں اس کی آنکھ کھل گئی۔
آنکھوں کے سامنے حاشر کا چہرہ واضح تھا۔

"اصلوۃ خیر من النوم"
~~~~~~

مؤذن کی آواز اس کے کانوں میں پڑی-اس نے اپنے اوپر سے چادر ہٹائی-ہاتھ بڑھا کر اپنا موبائل دیکھا، وہاں میسج ناپا کر وہ وضو کرنے چلی گئی-

حاشر کے ایکسیڈنٹ کے بعد سے زرناب محسن کی نمازیں کسی حد تک معمول پر آگئی تھیں-

فجر کی نماز وہ پہلے بھی وقت پر ادا کرتی تھی لیکن باقی نمازوں کے لئے دل کرتا تو ادا کر لیتی ورنہ نہیں پڑھتی-

کچھ تھا جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اندر ٹوٹ رہا تھا اور یہی چیز اسے اللہ کے قریب کر رہی تھی-

انسان کتنا ناشکرا ہے خوشی کے وقت کبھی اس مالک کو یاد نہیں کرتا لیکن جیسے ہی ذرا سا دکھ اس کو ملتا ہے اور وہ اللہ کو پکارنا شروع کر دیتا ہے-ایسا ہی کچھ زرناب محسن کے ساتھ ہوا تھا-خوشی میں کبھی اس نے اللہ کو یاد نہیں کیا تھا-

دیکھنے سننے والوں کے لئے شائذ یہ دکھ نہ ہوتا لیکن محمد حاشر کی اہمیت اس کے لئے کیا ہے یہ صرف زرناب محسن اور اس کا خدا ہی جانتا تھا-جب اس کی کوئی خیر خبر نہیں ملتی،اس وقت زرناب محسن کیا محسوس کرتی یہ اگر وہ الفاظ میں بیان کرنے کی کوشش کرتی تو نا کر پاتی کیونکہ لغت میں اس کو الفاظ ہی نا ملتے، جس سے وہ محمد حاشر کی اہمیت بیان کر پاتی-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نماز ادا کر کے اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کرے-حاشر کے بغیر وقت تھا کہ گزرنے کا نام ہی نہیں لیتا تھا اور وہ کوئی نہ کوئی مصروفیت ڈھونڈنے کی کوشش کرتی تا کہ اپنے زہن سے سوچوں کو ہٹا سکے-

ارد گرد اپنے کمرے کو دیکھا سب سیٹ تھا لیکن اس نے خود کو مصروف کرنا تھا-الماری کے قریب جا کر اس کو کھولا سارے کپڑے نکال کر بکھیر دیے-سب سے پہلے اس نے الماری صاف کی-

کچھ کپڑے جو استری تھے ان کو واپس رکھا-استری کرنے والے کپڑے استری کیے-

ایسا کرنے میں اس کو تین گھنٹے لگ گئے اور سب کو دوبارہ لٹکایا-

لیکن اس سب کام کے دوران بھی بار بار اس کا دماغ بھٹک رہا تھا-

اس کی سوچ فلحال اسی پر ہی اٹکی ہوئی تھی- عجیب بے بسی سی بے بسی تھی جس کا وہ شکار ہو رہی تھی-اس کے اندر تک ویرانی گھل گئی تھی جس کا ابھی صرف ایک ہی علاج ممکن تھا کہ وہ انسان میسر ہوتا-

اپنا کام مکمل کر کے وہ بیڈ پر گرنے والے انداز میں لیٹ گئی،اپنا موبائل اٹھایا اور کسی امید کے تحت حاشر کا لاسٹ سین چیک کیا،جو چار دن پہلے کا تھا-

ساتھ ہی اس کو اپنی کلاس فیلو کی طرف سے ایک اسلامک سیمینار کا انویٹیشن موصول ہوا-اس کی ٹائمنگ تین سے چار تھی-

"کہاں ہے یہ سیمینار؟"کا میسج لکھ کر انٹر کر دیا-

ہمارے کالج میں ہی ارینج کیا ہے اسی بہانے ہم ساری دوستوں کا reunion بھی ہو جائے گا۔

"ٹھیک ہے میں ضرور آؤں گی"، زرنی نے جانے کا پختہ ارادہ بنا کر اس کو جواب دیا۔

اس نے کچن کا رخ کیا جہاں اس کی امی ناشتہ بنا چکی تھی۔

اس کو دیکھ کر اس کی امی بولی "ماشاءاللہ آج سورج کدھر سے نکلا ہے"، آج میری بیٹی جلدی اٹھ گئی۔ نماز پڑھی تھی؟؟

ہاں جی اب ناشتہ بھی دے دیں بہت بھوک لگی ہے۔

ہاں چلو بن گیا ہے۔

اتنے میں محسن صاحب راہداری سے نمودار ہوئے۔ ہاتھ میں نیوز پیپر پکڑے ڈائننگ ٹیبل کی ہیڈ چیئر پر براجمان ہو گئے۔

"بابا جانی، آج آپ فری ہیں"، پراٹھے کا نوالہ توڑتے ہوئے زرنی نے نظریں اٹھا کر ان کے معمولات کے متعلق سوال کیا۔

"کیوں خیریت بیٹا، کہیں جانا ہے؟" محسن صاحب نے اس کی طرف متوجہ ہوئے-

جی بابا وہ کالج میں ایک سیمینار ہے وہاں جانا ہے-

کب جانا ہے؟

تین بجے اور واپسی چار بجے ہے-

پر بیٹا آج تو میں فارغ نہیں ہوں-

"ٹینشن کی کیا بات ہے، میں شایان کو کہہ دوں گی وہ چھوڑ بھی آئے گا اور لے بھی آئے گا"، محسن صاحب کی بجائے اس کی امی نے جواب دیا-

~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~

لیکچر ختم ہونے کے بعد سارے اسٹوڈنٹس ٹیچر کے پیچھے ہی کلاس سے جا چکے تھے-

بس وہ دونوں ہی کلاس میں رہ گئیں تھیں-

"لگتا ہے آج پھر وہ نہیں آیا"، عائلہ نے مہرین کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر اندازہ لگایا-

"نہیں، نظر آیا ہوتا تو میری ایسی شکل ہوتی کیا؟"، مہرین نے اداسی سے جواب دیا-

"اچھا، کوئی نہیں کیا پتا واپسی پر نظر آ ہی جائے"، عائلہ کا انداز تسلی بھرا تھا-

"جس دن وہ صبح نظر نہیں آتا اس دن واپسی پر بھی نہیں آتا"، اس کی نظریں ایک نقطے پر مرکوز تھیں-

تم کیا پہلے ہی امید چھوڑ دو گی؟

مجھے لگتا ہے وہ کالج ہی نہیں آ رہا، ورنہ اتنے دنوں میں ایک دفعہ نظر پڑ ہی جاتی ہے، مہرین نے اپنے خیال کا اظہار کیا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا چلو چھوڑو، اتنی بری شکل نہ بناؤ، کبھی نا کبھی آ جائے گا، عائلہ کو اس کی اترے ہوئے چہرے سے کوفت سی ہوئی"، اس کو مہرین ہر وقت ہنستی ہوئی ہی اچھی لگتی تھی-

"بہت بھوک لگ رہی ہے- چلو کچھ کھانے چلتے ہیں- تم بتاؤ کیا کھاؤ گی؟؟"، عائلہ نے اس کا دھیان بٹانا چاہا-

"بریانی لے آؤ"، مہرین نے ویسے ہی بیٹھے ہوئے کہا-

"میں اکیلی بالکل... نہیں جا رہی تم ساتھ جاؤ گی"، عائلہ نے دھونس جماتے کہا اور اس کو کھینچ کر کینٹین تک لے گئی۔

کینٹین میں اسٹوڈنٹس کا جھرمٹ تھا۔ اس نے ان کے اندر سے جگہ بناتے بڑی مشکل سے بریانی کا ڈبہ حاصل کیا۔

اس کو لے کر عائلہ اس کو رغبت سے کھانے لگ گئی لیکن مہرین کا دھیان نہیں تھا۔" میں نے اس کو فیس بک پر بھی ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں ملا"، مہرین نے اداسی سے کہا۔

"مل جائے گا، کیوں پاگل ہو رہی ہو؟" عائلہ نے پھر سے اس کو تسلی دی اور ساتھ ہی سوال داغ دیا۔

"پتہ نہیں لیکن عجیب سی اٹریکشن ہوتی ہے یار، اس کی آنکھیں ہی بہت اٹریکٹو ہیں۔ بس اس کا کہیں سے نام پتہ چل جائے مزا آ جائے"، اس کا تصور آنکھوں کے سامنے آتے ہی وہ مسکرائی۔

"اگر نام پتہ نا چلا پھر...؟؟اور ویسے بھی کون بتائے گا"؟، عائلہ نے حقیقت کا ایک رخ دکھایا۔

"پتہ چل جائے گا، تم ابھی سے بری باتیں نہ کرو۔ میں مہرین ہمدانی اس کو ڈھونڈ کر ہی چھوڑوں گی" اور جب مہرین ایسا کہتی ہے۔ اس کا مطلب ہوتا کہ وہ کر لے گی۔

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے کوئی ہزار دفعہ خود کو دیکھا۔ اس نے کوئی تیسری دفعہ پورا دوپٹہ کھولا اور حجاب کے انداز میں دوبارہ لپیٹنے لگ گئی۔ لان کا پرنٹڈ سوٹ پہنے فیروزی کلر کے حجاب کے ساتھ اس کو اپنا آپ عجیب لگ رہا تھا۔

"اف اللہ میں اس حجاب کے ساتھ کتنی عجیب لگ رہی ہوں، مجھے بالکل سوٹ نہیں کیا"۔ اس نے خود کو بغور دیکھتے ہم کلامی کی۔

چلو گھنٹے بھر کی ہی بات ہے میں نے کون سا زندگی بھر لینا ہے۔
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

اس کو ابھی اندازہ نہیں تھا کہ یہی حجاب اب اس کی زندگی بن جائے گا-امی کی آواز نے اس کی سوچوں کا تسلسل توڑا-

زرناب جلدی کرلو، شایان کب سے آیا ہوا ہے اس کو اور بھی کام ہوں گے-

امی کی آواز سن کر اس نے جلدی سے اپنا کلچ اٹھایا، اس میں موبائل رکھا، چادر کندھوں پر ڈالی اور نکل پڑی-

"پاکستانی مائیں بھی نادس منٹ کو گھنٹہ بنادیتی ہیں"، زرناب نے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے امی کی بات پر تبصرہ کیا-

"بہت بولنے لگ گئی ہو دوسروں کی بیٹیوں کو کبھی اپنی ماں کے سامنے بولتے دیکھا ہے"، اس کی امی نے مصنوعی غصے سے کہا-

"ہاہاہاہا پاکستانی مائیں سب ایک جیسی ہوتی ہیں" زرناب ہنستے ہوئے اپنی امی کے گلے لگی-"اللہ حافظ ماں جان"، اس کے پیار جتانے کا بھی الگ ہی انداز تھا-

"دھیان سے جانا اور راستے میں شایان کو بالکل تنگ نہ کرنا"، جاتے ہوئے بھی کبریٰ محسن ہدایات جاری کرنا نہیں بھولی تھیں-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ادھر شایان گیٹ کے تقریباً پاس ہی بائیک سٹارٹ کیے کھڑا تھا۔"واپس کب آنا ہے"؟شایان نے بائیک چلاتے ہوئے اس سے پوچھا۔

چار بجے آ جانا۔

میں آجاؤں گا،خود ہی باہر آ جانا۔

ٹھیک ہے میں آجاؤں گی۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

~~~~~~

~~~~~~~~~~~~

زرناب جب کالج کے گیٹ کو عبور کرتے ہوئے کالج میں داخل ہوئی وہاں ایک سکوت ساطاری تھا،جیسے ہر چیز نے اپنا سانس تک روکا ہوا ہو۔بس ایک آواز گونج رہی تھی۔وہ اس کے تعاقب میں ایک ہال نما کمرے میں داخل ہوئی اور ایک جگہ بیٹھ گئی۔

"کتاب انسان کی تنہائی کا بہترین ساتھی ہے"۔

آپ میں سے بہت سے لوگوں کو کتاب پڑھنے کا شوق ہو گا- بہت سے لوگوں کو ناولز پڑھنے کا بھی شوق ہو گا- کتاب ہو یا ناول اس کو پڑھتے ہوئے انسان لکھاری کے احساسات محسوسات کرنے کی اور اس کو سمجھنے کی بہترین کوشش کرتا ہے- لیکن ایک کتاب ایسی ہے جو ہماری زندگی سے جڑی ہے جس کا لکھاری کوئی انسان نہیں بلکہ اللہ ہے-

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگاہ رہو میں تمہارے پاس دو بہت ہی بھاری اور عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے جو اللہ تعالٰی کی رسی ہے جو اس کی اتباع کرے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے گا"-

قرآن اللہ رب العزت کا کلام ہے- اس کی لکھی ہوئی کتاب ہے- اس کو پڑھتے ہوئے ہم کیوں نہیں سمجھتے؟؟ کیوں نہیں ہم محسوس کرنے

کی کوشش کرتے کہ وہ پاک ذات ہم سے کیا کہنا چاہ رہی ہے؟ اگر اس کو سمجھنے کی کوشش کریں اور اس پر غور و فکر کرنا شروع کریں تو ہماری زندگی کم پڑ جائے لیکن اس کی باتیں کبھی ختم نہ ہوں۔

یہ اللہ کی کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ کی رسی ہے جس کو پکڑنے والا ہی صرف فلاح پائے گا۔

لمحہ فکریہ یہ ہے کہ کیا ہم نے اس رسی کو مضبوطی سے تھام

رکھا ہے؟ کیا ہم گمراہ لوگوں کی لسٹ سے خارج ہیں؟ ہم کیوں اتنے بے فکر ہو گئے کہ ہم نے آخرت کو اور اس کتاب کے احکامات کو ہی بھلا دیا؟، کیا ہیں ہم آخر...؟؟

حقیقت ہماری اتنی سی ہے کہ ہم سڑی ہوئی مٹی سے پیدا کیے گئے انسان ہیں۔ اس ذات کے پیدا کیے ہوئے بندے ہیں، اس کی عبادت کی خاطر اس دنیا میں آئے ہیں۔

اللہ کے آگاہ کرنے کے باوجود بھی ہمارے باپ آدم نے ایک غلطی کی اور ان کو جنت سے نکال دیا گیا، آج ہمیں بھی تو آگاہ کیا جا رہا ہے لیکن پھر بھی ہم گناہوں سے باز کیوں نہیں آتے؟ شیطان ہمارا ازلی دشمن ہے۔

افسوس ہے ہم پر ہمارا دشمن تو ہر وقت الرٹ ہے-دھوکہ دینے کے مواقع ڈھونڈتا ہے- ہمیں ہی ہوش نہیں ہے، اللہ ہمیں اس کتاب کو تھامنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین، اسلام علیکم ورحمتہ اللہ-

زرناب جو دم سادھے سب سن رہی تھی، لیکچر کے ختم ہوتے ہی اس پر دنیا کا ایک اور راز کھلا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زرناب اٹھو کچھ کھالو-کالج کی طرف سے اسٹوڈنٹس کے لئے ایک لنچ بھی ارینج کیا گیا تھا"-اس کی کلاس فیلو نور نے اس کو کندھے کو ہلاتے ہوئے کہا-اسی کے ساتھ زرناب محسن اپنی اصلی دنیا میں واپس آئی-

اوہ نور، کیسی ہو؟ زرناب نے خوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا-

الحمدللہ میں ٹھیک ہوں، تم کیسی ہو؟

میں بھی ٹھیک ہوں، یہ کون تھی؟ زرنی نے ینگ سی لڑکی جس نے لیکچر دیا تھا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا-

یہ میری تجوید کی ٹیچر ہیں-

"اچھا بولتی ہیں"، زرناب نے بغور ان کو دیکھتے ہوئے کہا-

"ہاں ماشاءاللہ"-

"اچھا یار اب میں چلتی ہوں، مجھے لینے بھی آ گئے ہو گیں،" زرناب نے بازو پر بندھی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیکن تم نے کچھ کھایا ہی نہیں" نور نے تھوڑی پریشانی سے کہا-

"کوئی بات نہیں پھر کبھی سہی، اوکے، اللہ حافظ "- زرناب نے کہا اور باہر کی جانب چل دی-

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

لاؤنج کی دہلیز کے پاس پہنچتے ان دونوں کو ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھیں جس پر دونوں

نے ایک دوسرے کو دیکھا-

"ہمارے گھر کون آسکتا ہے"، زرناب نے سوچتے ہوئے کہا- "خیر اندر آجاؤ دیکھتے ہیں"، شایان نے بائیک سٹینڈ پر کھڑی کر دی-

لاؤنج کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے تاثرات پہلے حیرانی میں اور پھر خوشی میں بدل گئے- وہاں صُقینہ اور سعید کے ساتھ اس کی پھوپھو اور حنا موجود تھے-

صقینہ کو اس طرح دیکھ کر وہ دونوں حیران ہوئے-

"آپی، آپ کب آئی"؟ شایان صقینہ کے گلے لگتے ہوئے حیرانی اور خوشی سے بولا-

"مجھے گھنٹہ ہونے کو ہے تم دونوں ہی غائب تھے"، وہ شایان سے الگ ہوئی-

"اسلام علیکم آپی، آپ کو دیکھ کر بہت خوشی ہوئی"، زرناب اب صقینہ کے گلے لگ کر اس سے مل رہی تھی-

وعلیکم السلام، کیسی ہو؟

"میں ایک دم فٹ، آپ کے سامنے"، زرناب نے ہنس کر اس کو جواب دیا-

"زرناب تم حجاب میں خیریت ہے نا"؟صقینہ نے حیرانگی سے زرناب کو دیکھا۔

"جی بس تھوڑی دیر کے لئے ہی سوچا ٹرائی کر کے دیکھ لوں"،زرناب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا ایڈمیشن ہو گیا"،سعید نے زرنی سے استفسار کیا۔

"ابھی میرٹ لسٹ نہیں لگی"،زرناب نے تفصیل سے جواب دیا۔

"یہ سب باتیں چھوڑیں،جو میں نے کہا ہے اس پر غور و فکر کیا جائے"،صقینہ نے سب کو مخاطب کرتی اپنی بات کی طرف آئی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہو کیا سوچا ہے آپی ہمیں بھی بتائیں"،شایان پر سوچ نظروں سے دیکھتے ہوئے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"صقینہ اور سعید چاہتے ہیں،ہم سب مل کر نار درن ایریاز چلیں"،خانم صاحبہ نے ان دونوں کو بھی آگاہ کیا۔"واؤ،مزا آئے گا۔میں تیار ہوں چلیں"۔زرناب نے پر جوش ہو کر کہا۔

"چپ کرو تم ان دونوں کو جانے دو، تم نے ساتھ جا کر کیا کرنا ہے"؟زرناب کو اس کی امی نے ڈانٹ پلائی-

"ممانی آپ زرناب کو کیوں ڈانٹ رہی ہیں"؟سعید نے مسز محسن کو مخاطب کر کے کہا

-"نہیں سعید،آپکی ممانی ٹھیک کہہ رہی ہیں"،ہم سب جا کر کیا کریں گے، محسن صاحب نے کہا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پوری فیملی کے ساتھ جانے میں جو مزا ہے وہ اکیلے جانے میں کہاں ؟، مما پاپا واپس چلے گئے ہیں- پاپا کو کام تھا ورنہ وہ بھی ہمارے ساتھ ضرور جاتے اور ویسے بھی زندگی اتنی مصروف ہو گئی ہے کہ پوری فیملی کے ساتھ وقت گزارنے کا اس سے زیادہ اچھا موقع اور کوئی نہیں ملنا- ہر وقت کام، کام اور کام، دیکھیں مجھے بھی یہاں کام تھا اسی لیے میں رک گیا- اسی بہانے آپ سب کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کو مل جائے گا، سعید نے سب کو اپنی باتوں سے قائل کر لیا تھا-

"لیکن ہم جائیں گے کہاں"؟ خانم صدیقی نے ایک نیا سوال رکھ دیا۔ "مری چلتے ہیں، وہاں کا موسم آجکل ٹھیک ہے نہ زیادہ سردی نہ گرمی"، محسن صاحب نے ایک نام سامنے رکھا۔

"نہیں ماموں وہاں تو ہم پچھلی دفعہ گئے تھے، کہیں اور چلتے ہیں"، صقینہ نے اس خیال کی تردید کی۔

خود ہی ڈیسائڈ کر لو اب۔

"ہم ناران کاغان چلتے ہیں"، زرناب کچھ سوچتے ہوئے بولی۔ "واہ بھئی زبردست"، میں نے بھی وہ جگہ نہیں دیکھی ہوئی، سعید نے پرجوش انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے بس اب فائنل ہو گیا، ہم وہاں پانچ دن رکیں گے، سب پیکنگ کر لیں"، محسن صاحب نے کہا۔

"ارے ہاں کبیر بھی آج کل یہیں ہیں تو وہ بھی ہمارے ساتھ ہو گا"۔ سعید نے سب کو

آگاہ کیا۔

ادھر کبیر کا نام سن کر زرناب کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~

زرناب اپنی پیکنگ میں مصروف تھی کہ اس کا موبائل پر بیپ ہوئی۔ مخصوص ٹیون سن کر ہی وہ اپنے موبائل کی طرف لپکی، ادھر حاشر کا میسج جگمگا رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا حال ہے"؟ حاشر نے زرناب سے اس کا حال دریافت کیا۔

"میں ٹھیک ہوں، آپ کی طبعیت ٹھیک ہو گئی؟ سر درد ٹھیک ہو گئی؟ ٹانگ کی درد اب کیسی ہے"؟ زرناب نے پہ در پہ سوال کر کے اس سے اس کا حال استفسار کیا۔

"سر درد اب بہتر ہے، ٹانگ کو اس وقت درد ہوتا ہے جب تھوڑا چل لوں۔ خیر آپ بتائیں میرے بغیر کیسے دن گزرے"؟ حاشر نے تفصیلی جواب دے کر اس سے اس کے حالات دریافت کیے۔

بہت برے-چاند آپ کو پتہ ہی میں نے پورا گھنٹہ آپ سے باتیں کیں-

"ہیں مجھ سے باتیں کیسے کیں"؟حاشر نے قدرے حیران ہو کر اس سے پوچھا-

"مجھے نیند نہیں آرہی تھی اسی لیے آپ کی تصویریں نکال کر اس سے باتیں کیں"،

زرناب نے حاشر کو حیران کر ڈالا-"ہاہاہاہا پاگل یہ کیسا مذاق ہوا بھلا"،حاشر کو اس کی

بات کا یقین نہیں آیا اسی لیے اس نے ہنستے ایموجی کے ساتھ رپلائی دیا-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں مذاق نہیں کر رہی"،زرناب نے مصنوعی خفگی سے اس کو جواب دیا-

ہاہاہاہا بتائیں پھر آپ نے کیا باتیں کیں؟

وہ بتانی ہوتی تو ایسے ہی نہ کر لیتی،اچھا صبح ہم لوگ ناران کاغان کے لئے نکل رہے ہیں-

زرناب نے حاشر کو اطلاع دی-

کون کون جا رہا ہے؟

شایان،صقینہ آپی،سعید بھائی،امی،بابا جانی،پھوپھو اور سعید بھائی کا ایک کزن-

کونسا کزن؟؟حاشر نے کبیر کے متعلق سوال کیا-

ارے وہی منحوس جس کے ساتھ میری بحث ہوئی تھی،زرناب نے قدرے غصے سے کبیر کے متعلق بتایا-

"اوہوایسے کسی کو منحوس نہیں کہتے اور کب تک واپس آنا ہے"؟حاشر نے اس کو سمجھایا اور واپسی کے متعلق استفسار کیا-

باباجانی پانچ دن کا کہہ رہے تھے،باقی پتہ نہیں-

کب نکلنا ہے؟؟

صبح کے وقت فجر کے فوراًبعد ارادہ ہے-

ٹھیک ہے لیکن نکلتے وقت مجھے میسنجر پہ ہی میسج کر دینا-

آپ کے پاس موبائل تو ہے نہیں،زرناب نے اس کو یاد دلایا-

"رضا سے لے لوں گا ویسے بھی مجھے پتہ ہے وہ اپنا موبائل کہاں رکھ کر جاتا ہے"،حاشر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا-

"واہ جی واہ،آپ تو کمال ہیں"-زرناب نے گویا اس کی تعریف کی-

"اچھا بتائیں میرے لیے کیا لائیں گی"، حاشر نے اس کو تنگ کرنے والے انداز میں اس سے پوچھا تھا-

جو آپ کہہ دیں وہی لے آؤں گی-

نہیں جناب میں مزاق کر رہا تھا ویسے آپ کا گفٹ ابھی تک میرے پاس پڑا ہے، وہ تو لے لیں-

میں کیسے لوں بھلا زرناب نے ایک نئی پریشانی کا اظہار کیا-

"خیر آپ کو یاد ہے نا میرا برتھڈے گفٹ پینڈنگ ہے"-زرناب نے اس کو وعدہ یاد دلایا-

"جی جی مجھے بہت اچھی طرح سے یاد ہے آپ نے کہا تھا جب آپ کا دل کرے گا آپ مانگ لو گی"-حاشر نے جواب میں کہا-

ہاں ایک دن.....آپ سے مانگوں گی-

"چاندددددد"، زرناب نے انتہائی کھینچ کر اور درد کے ساتھ اس کا نام لکھا- "ہاں جی"، جواب میں حاشر نے بھی تابعداری سے کہا-

"وقفے وقفے سے پلیز بات کرتے رہنا، ورنہ اتنے دن وہاں گزارنا مشکل ہو جانا ہے"، زرناب نے ٹھنڈی آہ بھرتے اس کو میسج کیا تھا-

"ہاں جی میں مکمل کوشش کروں گا- ویسے بھی پورا دن بستر پر پڑے پڑے بور ہو جاتا ہوں"، ادھر حاشر نے بھی اس کی اداسی محسوس کرتے ہوئے اس کو تسلی دینے کی کوشش کی تھی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں سچ ایک اہم بات بتانی بھول گئی-

ہاں جی بتائیں کونسی اہم بات ہے-

"آج ہمارے کالج میں ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا تھا- میں شایان کے ساتھ ادھر بھی گئی تھی"- یہ بات بتاتے ہوئے زرناب محسن کی آنکھیں ایک لمحے کیلئے چمکی تھیں-

"بہت اچھی بات ہے وہاں جا کر سکون مل گیا ہو گا"-حاشر جانتا تھا کی اس کی غیر موجودگی زرناب کے لئے بے سکونی کا باعث بنے گی-

خیر آپ نے نماز پڑھ لی ہے؟

نہیں ابھی پیکنگ کر رہی تھی جب آپ کا میسج آیا، سوتے وقت پڑھ لوں گی-

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا ٹھیک ہے-

چاند آپ کو دیکھنے کا بہت زیادہ دل کر رہا ہے، دل کر رہا ہے اس وقت اڑ کر آپ کے پاس آ جاؤں-

"تو آ جاؤ چڑیل کا کیا کسی بھی وقت کہیں بھی جا سکتی ہے" ہنستے ہوئے ایموجی کے ساتھ حاشر نے ریپلائی کیا تھا-

"کاش میں آ سکتی، اچھا ابھی فوٹو بنا کر سینڈ کر دیں"، لہجے میں حسرت بھرتے ہوئے زرناب نے ایک نئی فرمائش کر ڈالی-

"اس وقت.. فوٹو؟؟...بناؤں.. کیوں مجھے جوتے پڑوانے ہیں"-اس نے حیرانی سے جواب دیا تھا-

"اس میں جوتے پڑوانے والی کیا بات ہے، فوٹو بنانے کو کہا ہے آکر ملنے کو تو نہیں کہا"، زرناب نے ناراضگی جتائی-

"اچھا اچھا ناراض تو نا ہوا کرو بھیجتا ہوں"، حاشر نے اس کی ناراضگی سے ڈرتے ہوئے اس کو جواب دیا تھا اور تصویر بنا کر اس کو سینڈ کر دی-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تصویر کے ملتے ہی زرناب خوشی سے نہال ہو گئی-

"اچھا مجھے لگتا ہے پاپا آگئے ہیں، اپنا خیال رکھنا، پریشان نہیں ہونا اور وقت سے سو جانا"، حسبِ معمول حاشر نے نصیحت کی-

ٹھیک ہے، آپ بھی اپنا خیال رکھیے گا، میڈیسن لے لینا اور سو جانا، زرناب نے بھی اوپر

نیچے نصیحتیں

کر ڈالی-

یہ ان دونوں کا ایک دوسرے کا خیال رکھنے کا خاص انداز تھا-یوں ہی جیسے ایک دوسرے کی فکر ان دونوں پر فرض ہو چکی ہو-ان کی چیٹ اگر کوئی اور پڑھ لیتا یا کوئی سنتا تو وہ یقیناً غلط ہی سوچتا جبکہ ان دونوں کے دل و دماغ میں ایسی باتیں نہیں آیا کرتی تھیں-پر شاید زرناب کے احساسات بدل رہے تھے جس کا اس کو خود بھی اندازہ نہیں تھا-

ٹیک کیئر اللہ حافظ-

ٹیک کئر،اللہ حافظ-

حاشر کے جانے کے بعد وہ نا جانے کتنی دیر تک ٹک ٹکی باندھے اس کی تصویر دیکھتی

رہی-

اداس اور تھکی تھکی سی آنکھیں، دائیں گال کے اوپر موجود تل ہمیشہ کی طرح واضح تھا-
ہلکی بیئرڈ(beard) اب گھنی ہو رہی تھی جو انتہائی نفاست سے سیٹ کی ہوئی تھی-
اس کے آدھے بکھرے بال ماتھے پر آ گئے کو آئے ہوئے تھے-

ان کو سہی کرنے کی کوشش بھی نہیں کی گئی تھی- ہلکے انگوری رنگ کی ٹی شرٹ پہنے
جس کا اوپری ایک بٹن کھلا تھا-اس کے اندر سے گردن کے عین وسط میں موجود تل
بالکل واضح تھا-

NEWERAMAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چہرے پر ہلکی سی مسکان سجائے، اداس آنکھوں کے ساتھ وہ بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے
بیٹھا تھا-زرناب نے مسکراتے ہوئے تصویر پر ہاتھ پھیرا لیکن اداس آنکھیں دیکھ کر وہ
خود بھی اداس ہو گئی تھی-

حاشر بہت کم تصویریں ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ بنواتا تھا لیکن اس میں کسی حد تک

مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی اور زرناب کو اندازہ ہو گیا کہ صرف اس کی پریشانی کم کرنے کی خاطر اس نے مسکرا کر تصویر بنائی تھی۔

زرناب بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی اور سوچ کے کئی دروازے کھل گئے تھے، اب اس کا ناجانے کتنا وقت سوچوں کے ساتھ گزرنا تھا۔ یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ حاشر اگر اس کو ایسے دیکھ لیتا تو وہ یقیناً اس کو نادانی سمجھ کر خوب ہنستا لیکن کچھ نادانیاں زندگی کی بدترین آزمائشوں کی صورت میں بن کر آتی ہیں۔

اب وقت ہی فیصلہ کر سکتا تھا کہ یہ آزمائش تھی، محبت تھی یا فقط ایک نادانی؟؟؟۔

~~~~~~

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

صبح کی نماز کے بعد سب لوگ جانے کے لئے تیار کھڑے تھے کیونکہ ان کو پہنچنے کیلیئے خاصا وقت درکار تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہم لوگ نکل رہے ہیں"، زرنی نے مسکرا کر میسج سینڈ کر دیا۔

"خیریت مس زرنی کس کو صبح صبح ہی میسج کر کے مسکرایا جا رہا ہے"، کبیر نے اس کو میسج کرتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔اسی لیے وہ زرناب کو تنگ کر رہا تھا۔

"دیکھیں مسٹر کبیر پہلی بات میرا نام زرناب ہے اور دوسری بات آپ میرے معاملات میں دخل اندازی نہ ہی کریں تو بہتر ہوگا"۔زرناب نے انگلی اٹھا کر اس کو تنبیہہ کی، لیکن شاید اس پر اثر زرا کم ہی ہوا تھا۔

"ارے کیا ہو گیا ہے کیوں لڑ رہے ہو صبح صبح؟ لڑائی ختم کرو اور چپ کر کے بیٹھو"۔ صقینہ نے ان دونوں کو لڑتا دیکھ کر ڈانٹا تھا۔

بلیک rangerover سعید نے ڈرائیو کرنا تھی۔اس کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر کبیر تھا۔اس کے پیچھے شایان، صقینہ، اور زرناب بیٹھ گئی تھیں۔ان کی پچھلی سیٹ پر خانم صدیقی، محسن صاحب اور ان کی بیگم کبریٰ محسن تھیں۔مسٹر صدیقی اپنے کام کی

وجہ سے نہیں آ سکے تھے۔

"آدھے راستے میں ڈرائیو کروں گا اور آدھے راستے تم کرو گے"، سعید نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے کبیر سے کہا۔

"نہیں سعید بھائی ان کا کیا بھروسہ اگر انہوں نے گاڑی کہیں ماردی تو ہمارا کیا ہو گا"، زرنی نے اس طرح سے اپنا غصہ نکالا تھا۔

"نہیں زرناب کبیر بہت ہی اچھی ڈرائیونگ کرتا ہے"، سعید نے کبیر کا ساتھ دیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کونسی بڑی بات ہے۔ڈرائیو کرنا شایان کو بھی آتا ہے کیوں شایان"؟ اس نے جان بوجھ کر شایان کو اس گفتگو میں کھینچا تھا اس سے کبیر کی تعریف برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"ہاں آتا تو ہے لیکن علی مجھ سے بھی اچھی ڈرائیونگ کرتا ہے"، شایان کو اس موقع پر اپنے دوست کی بے انتہا یاد آئی۔

"ہاں میرے بھیا جیسا کوئی نہیں ہے"، زرنی نے فخریہ انداز میں کہا۔

زرناب کی اس بات پر کبیر نے سائڈ ویو مرر سے زرناب کے تاثرات کو بغور دیکھا، اپنے بھائی کے لئے زرنی کے جذبات دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی، جس کو سعید نے بھانپ لیا۔

"کیوں بھئی کبیر، کس بات پر اکیلے اکیلے ہی مسکرایا جارہا ہے"؟اس نے ساتھ ہی اس کی ٹانگ کھینچنا ضروری سمجھا۔

"نہیں بھائی بس مجھے کچھ یاد آگیا تھا"، اس نے جان چھڑاتے والے انداز میں کہا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہی پوچھ رہا ہوں کیا یاد آگیا۔

"سعید چھوڑدیں اگر وہ نہیں بھی بتانا چاہ رہا ہے، تو اس کے نہ تنگ کریں، ہو سکتا ہے کوئی خاص.... ہو جس کو یاد کر کے مسکرایا جارہا ہے"، صقینہ نے لفظ 'خاص' پر زور دیا۔

"خاص کا پتہ نہیں لیکن بظاہر غور کرنے لائق ضرور ہے، کیا پتہ خاص بھی بن جائے" ۔کبیر نے آنکھیں زرناب پر جماتے ہوئے کہا، جو زرناب کو بہت ہی ناگوار گزرا۔

"اوہو مطلب مستقبل قریب میں تم کام سے جانے والے ہو"، شایان نے بھی اپنا بولنا

ضروری سمجھا۔

شادی میں شایان اور کبیر کی کافی جان پہچان ہو گئی تھی اسی لئے وہ تھوڑا بہت مزاق کر لیتا تھا۔ "ہاہاہاہا نہیں شایان تھوڑا بہت ہی سہی لیکن خود پر کنڑول ہے" کبیر نے فرضی کالر جھاڑے۔

"بیٹا جب کوئی خاص بنتا ہے نا اچھے اچھوں کی عقل پر پردہ ڈل جاتا ہے"، تو کیا چیز ہے، سعید نے اس کو حقیقت سے آشنا کروایا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمھیں بڑا پتہ ہے، لگتا ہے آپ کا بہت ایکسپیریئنس ہے"۔ کبیر نے جان بوجھ کر ایسی بات کی تاکہ سب کی توجہ اس سے ہٹ جائے۔

"ہاہاہاہا یار بس ایسا ہی سمجھو"، سعید نے اس کی بات کی تائید کی اور ہنس دیا۔

"آپ کو اتنے تجربات کہاں سے ہو گئے"، صقینہ نے روائتی بیویوں کی طرح زرا گھور کر سعید سے پوچھا تھا۔

"لیں بھابھی آپ کو نہیں پتہ کالج اور یونیورسٹی میں لڑکیاں ان موصوف کے آگے پیچھے پھر کرتی تھیں اور یہ بھی آج ایک کے ساتھ اور کل دوسری کے ساتھ نظر آتے تھے"، کبیر نے مصنوعی ایکٹنگ کرتے ہوئے شرارت کی آمیزش کے ساتھ آدھا سچ اور آدھا جھوٹ ملایا-

"استغفراللہ....آپ ایسے تھے"، صقینہ نے زرا غصے سے سعید کو گھورا-

"ارے نہیں کیا ہو گیا ہے یہ بکواس کر رہا ہے- میں نے تو آج تک کسی لڑکی کو گھاس تک نہیں ڈالی"، سعید نے اپنی طرف سے صفائی دی، کچھ ہی دنوں میں اسے صقینہ کا اپنے لیے پوزیسیو ہونا نظر آگیا تھا-

اس کی سب سے بڑی خوبی اس کا کانفیڈینس اور اس کا انداز تھا اسی لیے وہ دونوں جہاں بھی جاتے کہیں کوئی نہ کوئی لڑکی سعید کو مڑ کر دیکھ رہی ہوتی تھی لیکن وہ اس چیز کا

عادی تھا اسی لیے اس نے کبھی زیادہ پرواہ نہیں کی تھی- بہر حال یہ صقینہ کو ناگوار گزرتا تھا-

"اچھا جی وہ بکواس کر رہا ہے تو آپ کو اتنے تجربے کہاں سے ہوئے"؟؟، صقینہ نے زرا شکی انداز میں اس سے استفسار کیا-

"نہیں بھابھی سعید سچ کہہ رہا ہے-اس نے واقعی کبھی کسی کو گھاس نہیں ڈالی، میں بس مزاق کر رہا تھا"، بات سیرئس ہوتی دیکھ کر اس نے بھی سہی بات بیان کر ڈالی اور کبیر کی بات سن کو اس نے بھی سکون کا سانس لیا-

اسی نوک جھوک کے دوران زرناب کا موبائل بھی وائبریٹ ہوا، یقیناً چاند کا ہی میسج ہو گا-وہ وہاں جا کر بھی اس سے بات کرنے کا طریقہ نکال لے گا، یہ سوچ ہی اس کی رگ وپے میں سکون بھر گئی تھی-اس نے اپنا موبائل دیکھا، توقع کے عین مطابق اسی کا میسج تھا- پہنچ کر میسج کر دینا-

"ابھی تو بہت وقت لگ جانا ہے، چاند آپ ابھی بات نہیں کر سکتے،" زرناب نے بے چینی کے ساتھ اس کو ریپلائی دیا تھا۔

شاذونادر ہی ایسا ہوا تھا کہ ان دنوں کی بات نہ ہوئی ہو ورنہ وہ ہر وقت رابطے میں رہتے تھے چاہے وہ بیمار ہو یا کچھ بھی ہو۔ دونوں ہی ایک دوسرے کا بیماری میں بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ مسلسل رابطے کی وجہ سے زرناب محسن کو حاشر کا نشہ سا ہو گیا تھا اسی لیے وہ اب مضطرب رہتی تھی۔

کچھ حاشر کی خراب طبعیت نے بھی اس کو بے چین کر رکھا تھا۔ بیماری کی حالت میں وہ اس کیلئے کچھ زیادہ ہی فکر مند ہو گئی تھی یا شاید اس کے بدلتے احساسات تھے جس نے اس کے دل کا سکون غارت کر رکھا تھا اور اس بات کا اندازہ اس کو خود بھی نہیں ہو رہا تھا۔

"آپ اداس کیوں ہو رہی ہیں زرنی- میں جلد ہی ٹھیک ہو جاؤں گا پھر کوئی روک ٹوک نہیں ہو گی- تھوڑا سا انتظار کر لیں"، گو کہ حاشر کو بھی زرناب کی عادت تھی-

وہ زیادہ وقت اسی کے متعلق سوچتا رہتا تھا لیکن اس کو خود کو خول میں سمیٹنا آتا تھا- اگر وہ بھی کمزور پڑ جاتا تو زرناب اور پریشان ہو جاتی اسی لیے اس کو سمجھانا ضروری تھا-

"میں ہر وقت دعا کرتی ہوں، آپ ٹھیک ہو جائیں بس"-زرناب کو کافی دیر سے خاموش پا کر کبیر نے ایک نگاہ اس کی طرف ڈالی- مسلسل موبائل کو دیکھتے اور میسج ٹائپ کرتے وقت اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ کر اس کے اندر سوال اٹھے تھے- کون تھا وہ جس کے ساتھ زرناب صبح صبح ہی بات کر رہی تھی-

"جب اللہ نے چاہا میں ٹھیک ہو جاؤں گا- آپ بس پریشان نہ ہوں اور اپنا ٹرپ انجوائے کریں"، حاشر نے اس کو تسلی دینے کی بھرپور کوشش کی وہ نہیں چاہتا تھا کہ زرناب

اس دوران روئے۔

"آپ میرے ساتھ رہیں گے نا"؟ زرناب نے ناجانے کس خوف کے تحت اس سے سوال کر ڈالا تھا۔

اس کے الفاظ کا مفہوم شائد کچھ اور ہی تھا جو حاشر بھی سمجھ نہیں پایا تھا۔ زرناب کو بھی نہیں معلوم تھا کہ اس نے یہ الفاظ کس احساس کے ساتھ اور کیوں کہے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں ہمیشہ سے آپ کے ساتھ ہی ہوں"، حاشر نے ناسمجھی سے اس کو کہا تھا۔ "ہاں بات تو ٹھیک ہے، پہلے کونسا کہیں گئے ہیں"۔ ایک عجیب اور سمجھ میں نہ آنے والے احساس میں وہ گھری تھی اسی لیے جو منہ میں آرہا تھا بغیر سوچے سمجھے بولی جا رہی تھی۔

ویسے بھی حاشر کے سامنے پہلے ہی وہ سوچ سمجھ کر کہاں بولتی تھی، جو دل میں آتا بلا جھجک بول دیتی تھی۔

"میرا مطلب ہے مجھ سے بات کرتے رہیں گے نا"؟اس نے پچھلی بات کا اثر زائل کرنے کی کوشش کی-

"ہاں کرتا رہوں گا، بولا ہے نا"، حاشر نے اپنی طرف سے اسے تسلی دی تھی-

"اور آپ کے کالج کا کیا بنا"؟ زرناب کو اس کی صحت کے ساتھ ساتھ اس کی پڑھائی کی بھی فکر تھی اور اس فکر میں اس کو اپنی پڑھائی کا خیال نہیں تھا-

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کالج کا کیا بننا ہے، اوپر نیچے چھٹیاں ہو رہی ہیں، جب جاؤں گا اچھا خاصا سلیبس اکھٹا ہو جانا ہے، اپنی صحت کے ساتھ حاشر کو بھی اپنی پڑھائی کی فکر لاحق تھی-

لو، کوئی بات نہیں، میں آپکو پڑھا دوں گی- مسکراتے ہوئے اس نے میسج ٹائپ کیا-

آپ کیسے پڑھائیں گی، زرناب کی بات میں اسے دلچسپی محسوس ہوئی تھی-

جیسے پڑھاتے ہیں، آپ میرے پاس آجانا یا کال پر پڑھا دوں گی بات ختم-زرناب نے اپنے تئیں سارا مسئلہ ہی حل کر دیا-

ہاہاہا، واقعی آپ مجھے پڑھالو گی، اس نے چیلنجنگ انداز میں جواب دیا-

میں بہت سخت ٹیچر ہوں-زرناب نے 'سخت' پر زور دیتے ہوئے کہا-

"کیا واقعی"؟؟...حاشر نے اس کو چڑایا-

جی بالکل، سچ کہہ رہی ہوں-

آپ لوگ کہاں تک پہنچ گئے؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام آباد پہنچنے والے ہیں، وہاں کچھ دیر رک کر ناشتہ کرنا ہے- مجھ سے تو اب بھوک برداشت نہیں ہو رہی-شام تک پہنچ جائیں گے، زرناب نے اس کو تفصیلاً بتایا-

میں سوچ رہا ہوں کچھ پڑھنا بھی شروع کردوں، چار پانچ دن فری رہنے سے تو بہتر ہے اور پھر آپ بھی تو نہیں ہوں گی، حاشر نے اس کو اپنے ارادے سے آگاہ کیا-

چار دن سکون کر لیں، پڑھنے کے کچھ لگتے، پہلے ٹھیک تو ہو لو اور میں کون سا کوہ کاف پر جا رہی ہوں زرناب نے بھرپور خفگی سے اس کو جواب دیا-

اچھا اچھا یار، ناراض تو نا ہوا کرو، بات وہ نہیں آپ کے نہ ہونے سے مراد پہلے جتنی بات نہیں ہوتی، اس کو ناراض ہوتا دیکھ حاشر نے بات کا رخ بدل دیا-

ہاں، پتہ نہیں یہ وقت کب گزرے گا؟؟، زرناب نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا-

"پریشان مت ہوا کرو، یہ وقت بھی گزر جائے گا"، حاشر نے اس کو سمجھایا-

زرنی کیا ہوا کہاں موبائل میں کھوئی ہو، صقینہ نے زرناب کو کندھے سے ہلاتے اس سے استفسار کیا- کچھ نہیں آپی، وہ اپنی دوست سے بات کر رہی تھی- زرناب نے مسکرا کر جواب دیا تھا-

کبیر نے بیک ویو مرر سے غور سے اس کی مسکراہٹ دیکھی- اس کو ایسا لگا جیسے اب زرناب دل سے مسکرائی ہو-

جب سے حاشر بیمار تھا تب سے اس سے بات کرتے ہوئے زرناب کو دنیا جہان کا ہوش نہیں رہتا تھا- اب بھی سب باتوں میں مصروف تھے لیکن زرناب ہنوز حاشر کی صحت

اور پرانے دنوں کی سوچ میں گم تھی-آجکل اس کی سوچ کا محور و مرکز صرف حاشر ہی بنا ہوا تھا،ارد گرد کی دنیا سے فلحال وہ کٹ چکی تھی-

چلیں بھئی،ہم اسلام آباد پہنچ چکے ہیں،میرا خیال ہے سب کو بھوک بھی لگی ہو گی پہلے ناشتہ کر لیتے ہیں،سعید نے سب کو مخاطب کیا تھا-"سب کا پتہ نہیں لیکن مجھے انتہا کی بھوک لگ رہی ہے،پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں-بھائی آپ نے صبح سویرے مجھے جگا کر اچھا نہیں کیا"،کبیر نے سعید سے ناراض ہوتے ہوئے کہا-

اگر نہ اٹھتے تو آج رات اسلام آباد ہی رکنا پڑتا اور تمہارا ان زیادہ دن رکنے کا پلین دھرا کا دھرا ہی رہ جاتا،سعید نے بھی اس کو اسی کی ٹون میں جواب دیا-

ہاہاہا آپ سیریس ہی ہو گئے ہیں،میں تو مزاق کر رہا تھا،کبیر نے ہنس کر کہا-آپ کبھی سیریس بھی ہوئے ہیں مسٹر،زرناب نے قدرے غصے سے اس کو کہا تھا-

کبھی نہیں،کبیر اور سعید یک زبان ہو کر بولے اور اس بات پر سب ہی ہنس پڑے

تھے-

ہم اسلام آباد پہنچ گئے ہیں، آپ تھوڑا ریسٹ کر لیں، میڈیسن وغیرہ لے لینا، پڑھائی کا ابھی بالکل بھی نہیں سوچنا- زرناب نے ایک لمبا چوڑا میسج لکھا اور سینڈ کر دیا-

ٹھیک ہے، آپ بھی اپنا خیال رکھنا، اداس اور پریشان نہیں ہونا، حاشر نے دو بدو نصیحتیں کیں-

ان دونوں کا بھی ایک دوسرے کا خیال رکھنے کا الگ ہی انداز تھا، کوئی اور دیکھتا تو شائد چونک جاتا اور اس کو محبت گردان کرتا لیکن ایسا کچھ ان دونوں کے دل و دماغ میں نہیں تھا-

زرناب نے اترتے ہوئے موبائل پاکٹ میں ڈالا اور سب کے ساتھ ہی وہ بھی ڈبل اسٹوری ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی-

~~~~~~

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
~~~~~~

~~~~~~~~~

یہ اسلام آباد کا کوئی مشہور سا ریسٹورنٹ تھا، جو ہر وقت کچھا کھچ بھرا رہتا تھا-اس جگہ رش ہی بہت ہے، شایان ارد گرد رش دیکھتے ہوئے بولا-

یہ یہاں کا بہت مشہور ریسٹورنٹ ہے اور یہاں کا کھانا بھی بہت لذیذ ہوتا ہے، کبیر نے اس کی معلومات میں اضافہ کیا-

ان لوگوں کو اوپر جگہ ملی تھی، وہاں ایک ٹیبل خالی تھی، سب لوگ اس طرح بیٹھے تھے کہ کبیر اور زرناب آمنے سامنے تھے-

"بابا جانی میں تو پراٹھا کھاؤں گی، بھوک سے برا حال ہو رہا ہے"-زرناب نے مینیو کارڈ دیکھے بغیر کہا-

کبیر ہلکا پھلکا ناشتہ کرنے کا عادی تھا-پراٹھے کے نام پر کبیر کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے، میں بالکل بھی صبح صبح اتنا ہیوی پراٹھا نہیں کھاؤں گا، کبیر نے فوراً ہی کہا تھا-

ہم گھر میں پراٹھا کھانے کے عادی ہیں، شایان نے کبیر کے تاثرات دیکھ کر کہا تھا-
~~~~~~~~~

ہاہاہا کبیر تم کچھ اور منگوا لینا-

آج ہمارے ساتھ ناشتہ کر کے دیکھو، صقینہ نے کبیر کو کہا تھا-

نہ بھابھی بالکل بھی نہیں، صبح سویرے اتنی کیلوریز.... کبھی نہیں....اس نے نفی کی-

صبح صبح کہاں گیارہ بج چکے ہیں، شایان نے اس کو وقت کا احساس دالیا-

NEW ERA MAGAZINE .com

کبیر کے علاوہ سب نے ہی پراٹھا کھانے پر اکتفا کیا اس نے اپنے لیے سینڈوچ منگوائے تھے-وہ زرناب کو نہایت ہی رغبت کے ساتھ کھاتے ہوئے دیکھ رہا تھا-:"چائے کے بغیر ناشتہ بالکل ہی ادھورا سا لگتا ہے"، محسن صاحب نے چائے پیتے ہوئے کہا تھا-

آپ کی بات سے میں بھی اتفاق کرتا ہوں، سعید نے بھی محسن صاحب کی تائید کی-

تم لوگ چلو، میں پے کر کے آتا ہوں محسن صاحب نے ناشتے کے بعد سب کو مخاطب کیا-

کبیر اب تم ڈرائیو کرو گے، میں ریسٹ موڈ پر ہوں باہر نکلتے ہوئے سعید نے کبیر کو کہا

اور ڈرائیونگ سیٹ کی دوسری جانب چل دیا-

باقی سب بھی باہر کو آئے اور گاڑی کے قریب کھڑے ہو گئے- کبیر ڈرائیونگ سیٹ کی جانب کھڑا ہو کر بولا بھئی چابی تو دو-

سعید نے وہی کھڑے کھڑے چابی اس کی جانب اچھال دی، جس کو لپک کر کبیر نے پکڑ لیا-

ریسٹورنٹ سے باہر نکلتے ہوئے محسن صاحب نے بھی یہ منظر دیکھ لیا- واہ بھئی کبیر تمہارا کیچ تو زبردست ہے، انہوں نے گویا اس کی تعریف کی-

یہ تعریف زرناب سے ہضم نہ ہوئی اور بولی بابا جانی سعید بھائی نے انکو ڈرائیونگ کا بول تو دیا ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہیں مار وار ہی نہ دیں-

زرناب صبح بھی تم کبیر سے جھگڑ رہی تھی اور اب پھر شروع ہو گئی ہو، تمہیں کبیر سے کیا مسئلہ ہے؟، اتنا پیارا بچہ ہے، کبری محسن نے زرناب کو ڈانٹ پلائی-

کیا ہو گیا ہے بھابھی، بچے ہیں کچھ نہیں ہوتا اتنی سی نوک جھوک ہوتی رہتی ہے، خانم صدیقی نے زرناب نے سائڈ لی-

گاڑی کا لاک کھلنے کے بعد سب اندر بیٹھ گئے اور گاڑی زن سے ناران کے راستے پر روانہ ہو گئے۔

~~~~~~

کلاس میں فزکس کا لیکچر چل رہا تھا۔پروفیسر صاحب اے، سی موٹر کا بورنگ موضوع پڑھا رہے تھے۔

ادھر کلاس کی فرنٹ سیٹ پر دو نفوس بیٹھے تھے جن میں سے ایک لیکچر لکھنے میں مگن تھا اور دوسرا نفس اپنی ہی دنیا میں کھویا تھا۔اس کا دھیان کلاس میں نہیں تھا۔"کدھر گم ہو"؟؟ عائلہ نے رجسٹر پر لکھ کر اس کو ساتھ بیٹھی مہرین کی طرف کھسکا دیا اور ساتھ ہی مہرین کو اشارہ بھی دیا۔

وہ کب سے مہرین کو خیالات میں گم دیکھ رہی تھی۔
~~~~~~

"کہیں نہیں ہے"، یہ لکھ کر اس نے رجسٹر دوبارہ عائلہ کی طرف بڑھایا۔

"تو پھر دھیان سے کلاس لو"، عائلہ نے دوبارہ رجسٹر اسکی طرف کیا۔اس نے اچھا لکھ کر واپس رجسٹر کھسکا دیا۔

اس کو پتہ تھا کہ اب مہرین کسی کی نہیں سنی گی، اسی لیے اس نے مہرین کو فلحال تنگ نہیں کیا اور اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

کلاس کے ختم ہوتے ہی تمام طلبا جانے کو بے تاب ہوئے کیونکہ یہ ان کا آخری پیریڈ تھا۔مہرین نے بھی اَپنی چیزیں سمیٹیں اور باہر کو چل دی۔

"رکو، مہرین میرا انتظار کر لو"، عائلہ نے چادر اوڑھتے ہوئے مہرین کو بول کر روکا تھا۔

"جلدی کر لو یار"، مہرین عائلہ کی آواز سن کر بیزاریت سے کلاس کے دروازے کے پاس رک گئی۔

عائلہ نے جلدی سے اپنی چیزیں سمیٹیں اور چادر اٹھا کر سر کو اچھے سے ڈھانپ لیا اور

مہرین کے ساتھ چل دی-

"مہرین کیوں اداس ہو؟"اس نے مہرین سے دوبارہ سوال کیا، کوریڈور میں چلتے ہوئے اس نے مہرین کو غور سے دیکھا-

عائلہ ناجانے وہ کیونکر نہیں آرہا، مہرین نے بھی اداسی سے جواب دیا-

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہو سکتا ہے وہ تمہیں نظر ہی نا آتا ہو، بھلا ہمارے کالج والے اتنے دن کسی کی غیر حاضری برداشت کرتے ہیں،"عائلہ نے اس کو تسلی دی تھی-

"نہیں عائلہ روزنہ سہی لیکن دو یا تین دن بعد وہ ضرور نظر آجاتا ہے"، مہرین نے اس کی بھرپور تردید کی- باتیں کرتے دوران وہ کالج کے گیٹ تک پہنچ گئی تھیں- کالج کا گرلز اور بوائز کیمپس اکھٹا ہی تھا، بس ان کے درمیان دیوار تھی-

آج تو وین بھی ابھی تک نہیں آئی، مہرین نے کالج کے گیٹ سے نکل کر اپنی وین کو

دیکھا تھا لیکن وین نہ آنے پر وہ کوفت کا شکار ہو گئی اور واپس کالج کے اندر والی سائیڈ پر گیٹ کے پاس رک گئی۔

اچانک کچھ نظر آنے پر وہ واپس باہر کو مڑی۔

"کدھر جا رہی ہو"، عائلہ نے اس کو آواز دی اور جلدی سے اس کے پیچھے باہر آ گئی۔

"اس کے پاس"، مہرین نے سامنے کچھ فاصلے پر کھڑے لڑکے کی جانب اشارہ کیا۔

"یہ وہی ہے"، عائلہ نے مہرین کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، اس کے گروپ میں سے کوئی ہے"، وہ اکثر اس کے ساتھ ہی نظر آتا ہے۔"

پاگل ہو گئی ہو کیا، نا جانے وہ کون ہے اور تم منہ اٹھا کر چل رہی ہو"، عائلہ نے اسے بازو سے پکڑ کر غصے سے واپس کالج کے اندر کھینچ لیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"افوہ، پوچھنے تو دیتی"، مہرین نے بازو کو مسلتے معصوم سی شکل بنائی۔

"اچھا ٹھیک ہے، جاؤ پوچھو اور کیا پوچھو گی، سنیئے وہ جو آپ کے ساتھ لڑکا آتا ہے وہ کہاں ہے؟ وہ کہے گا کون سا لڑکا، تم کہنا وہ اٹریکٹو سا" عائلہ نے غصے سے کہہ کر اس کا بازو چھوڑ دیا۔

اس کی بات سن کر وہ چپ ہو گئی تھی کیونکہ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی۔"عائلہ میں نے پی، جی، سی کے گروپ کے ممبرز تک دیکھ لیے ہیں، وہ اس میں بھی نہیں ہے"۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اف پاگل لڑکی، مل جائے گا وہ، بس تم اپنی یہ سڑی شکل لے کر دوبارہ کالج نہ آنا"۔

اتنے میں ان کی وین بھی آگئی اور دونوں اس کی جانب چل دیں۔

جاری ہے۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کرکے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندر ویب پرپوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئےاوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کرسکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرامیگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews